قبر میں عہد نامہ رکھنا کیسا؟

مجیب: مفتی فضیل صاحب مدظلہ العالی

تاریخ اجراء: ماہنامہ فیضان مدینہ محرم الحرام 1442ھ

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ان مسائل کے بارے میں کہ (1) قبر میں عہد نامہ یا شجرہ وغیرہ رکھنا کیسا ہے؟(2) اگر جائز ہے تو انہیں قبر میں کس جگہ رکھا جائے؟

سائل: حاجی محمد اقبال (مسلم آباد، کراچی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

(1)عہد نامہ اگر میت کی پیشانی یا اس کے عمامہ یا اس کے کفن پر لکھ دیا جائے تو امید ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ میت کی مغفرت فرمادے اور اسے عذابِ قبر سے محفوظ فرمائے، اسی طرح دیگر متبرک اشیاء کو برکت کی نیت سے قبر یا کفن میں رکھنا جائز ہے بلکہ احادیث، صحابہ کرام علیہم الرِّضوان کے عمل، کُتبِ فقہ اور اقوالِ بزرگان دین سے بھی ثابت ہے اور ان متبرک اشیاء کے قبر میں موجود ہونے کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ سے امید ہے کہ میت کو نفع پہنچے گا۔

مصنف عبدالرزاق میں ہے: اخبرنا معمر بن عبد اللہ بن محمد بن عقیل ان فاطمۃ رضی اللہ عنھا لما حضرتھا الوفاۃ امرت علیا فوضع لھا غسلا فاغتسلت وتطھرت ودعت بثیاب اکفانھا فلبستھا ومست من الحنوط ثم امرت علیا ان لا تکشف اذا ھی قبضت وان تدرج کما ھی فی اکفانھا فقلت لہ ھل علمت احدا فعل نحو ذلک قال نعم کثیر بن عباس وکتب فی اطراف اکفانہ یشھد کثیر بن عباس ان لا الہ الا اللہ یعنی معمر بن عبد اللہ بن محمد عقیل نے ہمیں خبر دی کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے انتقال کے قریب امیر المومنین علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے اپنے غسل کے لیے پانی رکھوا دیا پھر نہائیں اور کفن منگا کر پہنا اور حنوط کی خوشبو لگائی پھر مولیٰ علی کو وصیت فرمائی کہ میرے انتقال کے بعد کوئی مجھے نہ کھولے اور اسی کفن میں دفن فرمادی جائیں میں نے پوچھا کسی اور نے بھی ایسا کیا؟ کہا: ہاں کثیر بن عباس نے اور انہوں نے اپنے کفن کے کناروں پر لکھا تھا کہ کثیر بن عباس گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

(مصنف عبدالرزاق، 411/3)

ردالمحتار میں علامہ شامی علیہ الرّحمہ فرماتے ہیں: ”وفي البزازية قبيل كتاب الجنايات وذكر الامام الصفار لو كتب

علی جبهة المیت او علی عمامته او کفنه عهد نامه یرجی ان یغفر اللہ تعالی للمیت و یجعله آمنا من عذاب القبر" یعنی بزازیہ میں کتاب الجنایات سے تھوڑا پہلے ہے کہ امام صفار علیہ الرّحمہ نے فرمایا اگر میت کی پیشانی یا اس کے عمامہ یا اس کے کفن پر عہد نامہ لکھ دیا جائے تو امید ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ میت کی مغفرت فرمادے اور اسے عذاب قبر سے محفوظ فرمائے۔

(در مختار مع رد المحتار، 185/3)

سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرّحمہ فتاوی رضویہ شریف میں فرماتے ہیں: امام ترمذی حکیم الٰہی سیّدی محمد بن علی معاصر امام بخاری رحمہما اللہ نے نوادر الاصول میں روایت کی کہ خود حضور پُرنور سیّد عالم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: من کتب هذا الدعاء و جعله بین صدر المیت و کفنه فی رقعة لم ینله عذاب القبر و لا یری منکرا و نکیراً و هو هذا لا اله الا اللہ و اللہ اکبر لا اله الا اللہ وحده، لا شریک له لا اله الا اللہ له الملک و له الحمد لا اله الا اللہ و لا حول و لا قوة الا باللہ العلی العظیم جو یہ دُعا کسی پرچہ پر لکھ کر میّت کے سینہ پر کفن کے نیچے رکھ دے اُسے عذابِ قبر نہ ہو نہ منکر نکیر نظر آئیں، اور وہ دعا یہ ہے: لا اله الا اللہ و اللہ اکبر لا اله الا اللہ وحده، لا شریک له لا اله الا اللہ له الملک و له الحمد لا اله الا اللہ و لا حول و لا قوة الّا باللہ العلی العظیم۔

مزید فرماتے ہیں: "ترمذی میں سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جو ہر نماز میں سلام کے بعد یہ دُعا پڑھے: اللھم فاطر السموت و الارض عالم الغیب و الشھادة الرحمٰن الرحیم انی اعهد الیک فی هذه الحیاة الدنیا بانک انت اللہ الذی لا اله الا انت وحدک لا شریک لک و ان محمّداً عبدک و رسولک فلا تکلنی الی نفسی فانک ان تکلنی الی نفسی تقربنی من الشر و تباعدنی من الخیر و انی لا اثق الا برحمتک فاجعل رحمتک لی عهداً عندک تؤدیه الی یوم القیمة انک لا تخلف المیعاد فرشتہ اسے لکھ کر مہر لگا کر قیامت کے لئے اُٹھا رکھے، جب اللہ تعالیٰ اُس بندے کو قبر سے اُٹھائے، فرشتہ وہ نوشتہ ساتھ لائے اور ندا کی جائے عہد والے کہاں ہیں، انہیں وہ عہد نامہ دیا جائے"۔

امام نے اسے روایت کرکے فرمایا: وعن طاؤس انه امر بهذه الکلمات فکتبت فی کفنه امام طاؤس کی وصیّت سے عہد نامہ اُن کے کفن میں لکھا گیا۔ امام فقیہ ابن عجیل نے اسی دعائے عہد نامہ کی نسبت فرمایا: اذا کتب هذا الدعاء و جعل مع المیت فی قبره وقاه اللہ فتنة القبر و عذابه جب یہ دعا لکھ کر میّت کے ساتھ قبر میں رکھ دیں تو اللہ تعالیٰ اُسے سوالِ نکیرین و عذابِ قبر سے امان دے۔

(فتاوی رضویه، 108/9، 109)

تبرکات کے بارے میں بخاری شریف کی حدیث پاک میں ہے: "عن ام عطية الانصارية رضي الله عنها قالت دخل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم حين توفيت ابنته فقال اغسلنها ثلاثا او خمسا او اكثر من ذلک ان رايتن ذلک بماء وسدر واجعلن في الآخرة كافورا او شيئا من كافور فاذا فرغتن فآذنني فلما فرغنا آذناه فاعطانا حقوه

فقال اشعر نہا ایاہ یعنی حضرت ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ جب ہم حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی صاحب زادی کو غسل دے رہی تھیں تو ہمارے پاس رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ انہیں تین بار یا پانچ بار اور اگر مناسب جانو تو اس سے زائد بار بیری کے پتوں والے پانی سے غسل دو اور آخر میں کافور ڈال دو یا فرمایا کچھ کافور ڈال دو جب ہم فارغ ہو گئیں تو ہم نے آپ کو اطلاع دی تو آپ صلّی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنا تہبند شریف عطا کیا اور فرمایا کہ اسے ان کے کفن میں رکھ دو۔"

(بخاری، 168/1)

اسی حدیث مبارکہ کے تحت مراٰۃ المناجیح میں ہے: اس سے تین مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ بزرگوں کے بال، ناخن، ان کے استعمالی کپڑے تبرک ہیں جن سے دنیا، قبر وآخرت کی مشکلات حل ہوتی ہیں قرآن شریف میں ہے کہ یوسف علیہ السّلام کی قمیض کی برکت سے یعقوب علیہ السّلام کی آنکھیں روشن ہو گئیں احادیث میں ثابت ہے کہ حضرت امیر معاویہ، عمرو بن عاص ودیگر صحابہ کرام علیھمُ الرِّضوان نے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ناخن، بال و تہبند شریف اپنے ساتھ قبر میں لے جانے کے لیے محفوظ رکھے دوسرے یہ کہ بزرگوں کے تبرکات اور قرآنی آیت یا دعا کسی کپڑے یا کاغذ پر لکھ کر میت کے ساتھ قبر میں دفن کرنا جائز بلکہ سنت ہے۔

(مراۃ المناجیح، 446/2)

امام ابو عمر یوسف بن عبد البر کتاب الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب میں فرماتے ہیں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے انتقال کے وقت وصیت میں فرمایا: "انی صحبت رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فخرج لحاجۃ فاتبعتہ باداوۃ فکسانی احد ثوبیہ الذی یلی جسدہ فخبأتہ لھذا الیوم، واخذ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم من اظفارہ وشعرہٖ ذات یوم فاخذتہ، فخباتہ لھذا الیوم فاذا انا مت فاجعل ذلک القمیص دون کفنی ممایلی جسدی وخذ ذلک الشعر والاظفار فاجعلہ فی فمی وعلی عینی ومواضع السجود منی یعنی میں صحبتِ حضور سید عالم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے شرف یاب ہوا ایک دن حضور اقدس صلّی اللہ وسلامہ علیہ حاجت کے لئے باہر تشریف لے گئے اور میں پانی کا برتن ساتھ لئے پیچھے چل پڑا، حضور پُر نور صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اپنے جوڑے سے کُرتا کہ بدنِ اقدس سے متصل تھا مجھے انعام فرمایا، وہ کُرتا میں نے آج کے لئے چھپا رکھا تھا۔ اور ایک روز حضورِ انور صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ناخن وموئے مبارک تراشے وہ میں نے لے کر اس دن کے لئے اٹھا رکھے، جب میں مر جاؤں تو قمیص سراپا تقدیس کو میرے کفن کے نیچے بدن کے متصل رکھنا، وموئے مبارک وناخن ہائے مقدسہ کو میرے منہ اور آنکھوں اور پیشانی وغیرہ مواضع سجود پر رکھ دینا"۔

(کتاب الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، 399/3)

ابن السکن نے بطریق صفوان بن ہبیرہ عن ابیہ روایت کی: "قال قال ثابت البنانی قال لی انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ ھذہ شعرۃ من شعر رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فضعھا تحت لسانی، قال فوضعتھا

تحت لسانه فدفن وھی تحت لسانه ذکرہ فی الاصابة یعنی ثابت بنانی فرماتے ہیں مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا : یہ موئے مبارک سیّد عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ہے، اسے میری زبان کے نیچے رکھ دینا، ثابت بنانی فرماتے ہیں کہ میں نے اس موئے مبارک کو ان کی زبان کے نیچے رکھ دیا، وہ یوں ہی دفن کئے گئے کہ موئے مبارک اُن کی زبان کے نیچے تھا، اسے اصابہ میں ذکر کیا گیا۔"

(اصابہ فی تمیز الصحابہ، 72/1)

(2) اور عہد نامہ وغیرہ قبر میں رکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ اسے میت کے منہ کے سامنے قبلہ کی جانب دیوار میں جگہ بنا کر اس میں رکھیں البتہ سینہ کے اوپر کفن کے نیچے رکھنا بھی جائز ہے۔ اور دیگر تبرکات کا بھی یہی طریقہ ہونا چاہئے نیز جب کفن پر کچھ لکھنا ہو تو بہتر یہ ہے کہ روشنائی سے نہ لکھا جائے بلکہ شہادت کی انگلی سے لکھا جائے۔

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرّحمہ بہار شریعت میں فرماتے ہیں: "شجرہ یا عہد نامہ قبر میں رکھنا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ میّت کے مونھ کے سامنے قبلہ کی جانب طاق کھود کر اس میں رکھیں، بلکہ درمختار میں کفن پر عہد نامہ لکھنے کو جائز کہا ہے اور فرمایا کہ اس سے مغفرت کی امید ہے اور میّت کے سینہ اور پیشانی پر بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ لکھنا جائز ہے۔ ایک شخص نے اس کی وصیّت کی تھی، انتقال کے بعد سینہ اور پیشانی پر بِسۡمِ اللہ شریف لکھ دی گئی پھر کسی نے انھیں خواب میں دیکھا ، حال پوچھا؟ کہا: جب میں قبر میں رکھا گیا، عذاب کے فرشتے آئے، فرشتوں نے جب پیشانی پر بِسۡمِ اللہ شریف دیکھی کہا تو عذاب سے بچ گیا۔

(درمختار، غنیہ، عن التاتارخانیہ) یوں بھی ہو سکتا ہے کہ پیشانی پر بِسۡمِ اللہ شریف لکھیں اور سینہ پر کلمہ طیبہ لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مگر نہلانے کے بعد کفن پہنانے سے پیشتر کلمہ کی انگلی سے لکھیں روشنائی سے نہ لکھیں۔"

(بہار شریعت، 848/1)

وَاللہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہ اَعۡلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftAhlesunnat
Dar-ul-Ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net